Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹ | رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۳۹/۷۴ | اتوار ۶ جمادی الثانی ۱۴۰۹ھ ۱۵ صلح ۱۳۶۸ ہش ۱۵ جنوری ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۳

ابتلاء

"درحقیقت ابتلاء بڑی رحمت کا موجب ہوتے ہیں کہ ایک طرف عبودیت مضطر ہوکر اور چاروں طرف سے کٹ کر اسی اکیلے سبب ساز کی طرف توجہ ہو جاتی ہے اور اُدھر سے الوہیت اپنے فضلوں کے لشکر لیکر اسکی تسلّی کیلئے قدم بڑھاتی ہے۔"

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"غور کرو کہ ایک نیکی کرنے سے دوسری نیکی پیدا ہوتی ہے اور اسی طرح پر ایک بدی دوسری بدی کا موجب ہو جاتی ہے۔ جیسے ایک چیز دوسری کو جذب کرتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے یہ تجاذب کا مسئلہ ہر فعل میں رکھا ہوا ہے۔ پس جب سائل سے نرمی کے ساتھ پیش آئے گا اور اس طرح پر اخلاقی صدقہ دیدے گا۔ تو قبض دور ہو کر دوسری نیکی بھی کر لے گا۔ اور اس کو کچھ دے بھی دے گا اخلاق دوسری نیکیوں کی کلید ہے۔ جو لوگ اخلاق کی اصلاح نہیں کرتے وہ رفتہ رفتہ بے خیر ہو جاتے ہیں۔"

"خیر کا پہلا درجہ جہاں سے انسان قوت پاتا ہے اخلاق ہے۔ دو لفظ ہیں ایک خَلق اور دوسرا خُلق خَلق ظاہری پیدائش کا نام ہے اور خُلق باطنی پیدائش کا۔ جیسے ظاہر میں کوئی خوبصورت ہوتا ہے اور کوئی بہت ہی بدصورت۔ اسی طرح پر کوئی اندرونی پیدائش میں نہایت حسین اور دلربا ہوتا ہے اور کوئی اندر سے مجذوم اور مبروص کی طرح مکروہ۔ لیکن ظاہری صورت چونکہ نظر آتی ہے اس لیے ہر شخص دیکھتے ہی پہچان لیتا ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ اور نہیں چاہتا کہ بدصورت اور بدوضع ہو مگر چونکہ اس کو دیکھتا ہے اس لیے اس کو پسند کرتا ہے۔ اور خُلق کو چونکہ دیکھا نہیں اس لیے اس کی خوبی سے ناآشنا ہو کر اس کو نہیں چاہتا۔ ایک اندھے کے لیے خوبصورتی اور بدصورتی دونوں ایک ہی ہیں۔ اسی طرح پر وہ انسان جس کی نظر اندرونہ تک نہیں پہنچتی اُس اندھے کی ہی مانند ہے۔ خَلق تو ایک بدیہی بات ہے۔ مگر خُلق ایک نظری مسئلہ ہے۔ اگر اخلاقی بدیاں اور ان کی لعنت معلوم ہو تو حقیقت کھُلے۔

غرض اخلاقی خوبصورتی ایک ایسی خوبصورتی ہے جس کو حقیقی خوبصورتی کہنا چاہیئے۔ بہت تھوڑے ہیں جو اس کو پہچانتے ہیں۔ اخلاق نیکیوں کی کلید ہے۔ جیسے باغ کے دروازے پر قفل ہو دور سے پھل پھول نظر آتے ہیں مگر اندر نہیں جا سکتے۔ لیکن اگر قفل کھول دیا جاوے تو اندر جا کر پوری حقیقت معلوم ہوتی ہے اور دل و دماغ میں ایک سرور اور تازگی آتی ہے۔ اخلاق کا حاصل کرنا گویا اس قفل کو کھول کر اندر داخل ہونا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صـ۷۶-۷۷)

"یاد رکھو کہ جو شخص خدا کیلئے زندگی وقف کر دیتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ وہ بے دست و پا ہو جاتا ہے۔ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ دین اور للّٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے۔ سستی اور کسل اس کے پاس نہیں آتا۔ حدیث میں عمار بن خزیمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے میرے باپ کو فرمایا کہ تجھے کس چیز نے اپنی زمین میں درخت لگانے سے منع کیا ہے۔ تو میرے باپ نے جواب دیا کہ مَیں بڈھا ہوں کل مر جاؤنگا پس اسکو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تجھ پر ضرور ہے کہ درخت لگائے۔ پھر میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ خود میرے باپ کے ساتھ مل کر ہماری زمین میں درخت لگاتے تھے.... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ عجز اور کسل سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ سست نہ بنو اللہ تعالیٰ حصولِ دنیا سے منع نہیں کرتا بلکہ حسنۃ الدنیا کی دعا تعلیم فرماتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صـ۹۲)

• مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر صدر مربّی مقیم کراچی کے بیٹے عزیز اکبر طاہر صاحب بیمار ہیں۔ گزشتہ سال عزیز ایک لمبا عرصہ تک بیمار رہے۔ کراچی کے بہترین ڈاکٹروں کے زیرِ علاج رہے۔ اسوقت تو بظاہر صحتیاب ہو گئے مگر اب پھر کچھ دنوں سے عزیز پر پہلی بیماری کا حملہ ہوا ہے۔ بزرگانِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ بچہ کی کامل صحتیابی کے لیے دردِ دل سے دعا کریں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

ایک احمدی نوجوان کی نُمایاں کامیابی

مکرم طاہر عارف صاحب ابن محترم مولانا محمد یار صاحب عارف نے لندن یونیورسٹی کے ماسٹر آف لاز کے امتحان میں اعزاز حاصل کیا ہے۔ خصوصاً فقہ کے مضمون میں یونیورسٹی بھر میں اوّل رہے اور ریکارڈ قائم کیا۔ موصوف حکومت کی طرف سے منتخب ہو کر وظیفہ پر اعلیٰ تعلیم کے لیے لندن بھجوائے گئے تھے۔

مطالعہ کُتب حضرت اقدس

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے منظوم کلام میں فرمایا۔ کہ

؎ وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

حضرت اقدس بانی سلسلہ کا یہ منظوم کلام ہر احمدی کو پابند کرتا ہے کہ نہ صرف وہ خود ان روحانی خزائن سے اپنے دل و دماغ اور روح کو معرفت کے بلند مقام تک پہنچائیں بلکہ اپنے اردگرد کے ماحول میں اس نور کو پھیلائیں تاکہ وہ بنی نوع انسان کی راہنمائی کا فریضہ ادا کرنے والے بنیں۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنی زندگیوں کو ان روحانی خزائن کی انوار و برکات سے فیض یاب کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۵ر صلح ۱۳۶۸ ہش ۱۵ر جنوری ۱۹۸۹ء

دعا - اور پھر دعا

حضرت امام جماعت احمدیہ نے نئے سال کی مبارکباد دیتے ہوئے تمام احمدی احباب کی توجہ خصوصی طور پر دعا کی طرف مبذول کروائی ہے اس سے پہلے حضور پُر نور یہ بھی فرما چکے ہیں کہ یہ سال ابتہال کا سال ہے۔ ان دونوں باتوں کے پیشِ نظر ہم یہ گزارش کرنی چاہیں گے کہ جو انسان سال کے آغاز میں پروگرام بناتا ہے تو اس پروگرام کی اہم بات یہ ہوتی ہے کہ وہ کیا کرے گا اور کیا نہیں کرے گا۔ کرنے کی بھی بہت سی باتیں ہوتی ہیں اور نہ کرنے کی بھی۔ اس صورت میں پروگرام دراصل ایک انتخاب کے نتیجے میں بنتا ہے فلاں فلاں اچھی بات میں سے میں فلاں فلاں بات کا خاص خیال رکھونگا اور پورا زور لگا کر ان پر عمل کروں گا اور فلاں فلاں خامیوں میں سے فلاں فلاں خامی کو خاص طور پر دور کرنے کی سعی میں مصروف رہوں گا اس کا نام پروگرام بنانا ہے اور صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ تو ہر سال رمضان کے موقعہ پر اس بات کی طرف توجہ دلایا کرتے تھے کہ کوئی ایک نیکی خاص طور پر اختیار کرنے اور کوئی ایک خامی خاص طور پر دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ گویا اس سلسلہ میں بھی انتخاب اہم کردار ادا کرتا تھا۔

لیکن ایک بات ایسی ہے جو اس انتخاب میں کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کی جا سکتی ہے اور وہ ہے دعا۔ نیکی اختیار کرنے کے لئے اور خامی دور کرنے کے لئے بھی دعا کی ضرورت ہے۔ کوشش کے ساتھ ساتھ دعا۔ اور جماعت کے آگے بڑھنے کے مختلف پہلوؤں کے متعلق بھی دعا۔ گویا کہ انتخاب میں دعا کو ہر طور شامل کرنا ہوگا۔ اور جب حضرت امام خاص طور پر دعا کی طرف توجہ دلائیں اور پورے کے پورے سال کو ابتہال کا سال گردانیں تو ہم سب سمجھ سکتے ہیں کہ انتخاب کرتے وقت اور نیکیوں میں چاہے صرف ایک کا انتخاب کریں۔ بلکہ ہم کہیں گے کہ اگر ہم اپنے پروگرام کے لئے ایک بھی نیکی کا انتخاب نہ کرسکیں تو دعا از خود اس پروگرام کا حصہ بن جاتی ہے یا یوں کہہ لیجیئے کہ پروگرام بن جاتی ہے۔

پس آیئے ہم دعا کریں۔ سارا سال دعا کریں۔ اور پھر اس کے بعد بھی۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو کامیابیوں سے نوازے۔ اور ہماری توقعات سے بہت بڑھ کر کامیابیاں عطا فرمائے۔ اور آئیے ہم دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو سچائی۔ امانت۔ دیانت باہم نیک سلوک کی توفیق عطا فرمائے اور یہ دنیا ہم سب کے لئے امن کا گھوارہ بن جائے۔

کچھ حکومت کرے گی کچھ ہم لوگ
ایسی باتیں سمجھتے ہیں کم لوگ
ہے مگر راز یہ ترقی کا
کام کرتے رہیں دمادم لوگ

ابوالاقبال

غزل

وہ دل کہ دشت نوردی ہے آج خو اس کی
سُنیں گے بات کسی روز کاخ و کو اسکی

وہ ایک اشکِ ندامت جو نصف شب میں گرا
گراں بہا ہے فرشتوں میں آبرو اسکی

شجرِ وفا کا کبھی خشک ہو نہیں سکتا
ہوئی ہو آنکھ کے پانی سے جب نمو اسکی

نظر کو دیدۂ گریاں نے پاک کر ڈالا
کہ داغ دل کے بھی دھوتی ہے آبجو اسکی

نگارِ جاں مرے دل میں مقیم تھا لیکن
تلاش کی مری آنکھوں نے چارسُو اُسکی

ہجومِ لالہ و گل میں بھی تھا جنوں موجود
لئے پھری مجھے صحرا میں جستجو اُسکی

جدا کیا مجھے دنیا نے خاکِ بطحا سے
کہاں سے آئے صبا لے کے مشکبو اُسکی

ہوا ہے زیبِ جنوں چاک پیرہن اپنا
مجھے ستائے گی کیا حاجتِ رفو اُسکی

یقیں ہے دل کو، وہ اس کو قبول کرلیں گے
کبھی تو ہو گی ندامت بھی سُرخرو اُسکی

رہے گا اُن کو بھی ناہیدؔ سے گلہ نہ کوئی
سنیں جو بات کبھی ہو کے روبرو اس کی

عبدالمنان ناہیدؔ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تین خصلتیں

انسانی ترقی کے مدارج

(بیان فرمودہ بانی الفضل سیدنا حضرت فضل عمر)

(قسط ۲ آخر)

تیسری صفت (جزا سزا کے وقت کا مالک) کی ہے اور یہ صفت تمدنی طور پر قوم کے ساتھ اپنے آپ کو ملا دیتا ہے۔ بعض لوگ قوم کے ساتھ اپنے آپ کو ملاتے تو ہیں۔ لیکن ان سے غلطی یہ ہو جاتی ہے کہ اتنے نقال ہوتے ہیں کہ اپنی انانیت کو ہی مٹا دیتے ہیں اور یہ کوئی خوبی کی بات نہیں۔ کیونکہ اگر کوئی شخص قوم میں داخل ہوتے وقت اپنے وجود کو مٹا ڈالے تو وہ صرف نقال رہ جاتا ہے اور صرف نقال رہ جانا کوئی خوبی نہیں ہے ....

پس سب سے پہلی بات جو ان کے لئے ضروری ہے۔ وہ یہ ہے کہ انانیت کو قائم رکھے۔ اور ایسے طریق پر قائم رہے کہ جباریت کا رنگ نہ اختیار کرے۔ پس چاہیئے کہ وہ ان تینوں صفات کو قائم رکھے۔ یعنی اس پر انانیت بھی ہو اچھے برے میں تمیز بھی ہو۔ اور اندھا دھند نقل بھی نہ کی جائے۔ بلکہ اپنے آپ کو ایسے رنگ میں قوم کیساتھ ملائے کہ قوم کے ساتھ ملا بھی رہے اور اسکا اپنا وجود بھی الگ نظر آئے۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ بالکل ست بچنے بن جاتے ہیں۔ خواہ کچھ ہی بات ہو وہ سچ ہے سچ ہے کہتے اور اپنی رائے اور ارادے کو دبا کر ضائع کر دیتے ہیں۔

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرمایا کرتے تھے کہ ایک راجہ نے ایک دفعہ بینگن کھائے تو اسے بہت ہی مزہ آیا۔ جب دربار میں آیا۔ تو کہنے لگا بینگن کیا ہی اچھی چیز ہے۔ اس کا ایک مصاحب تھا اس نے بھی بینگن کی تعریف شروع کر دی کہ اور تو اور اس کی شکل ہی دیکھئے کیسی عمدہ ہے۔ سر تو ایسا ہے جیسے کسی پیر نے سبز پگڑی باندھ رکھی ہو۔ نیلگوں لباس تو آسمان کی رنگت کو مات کر رہا ہے۔ پودے کے ساتھ لٹکا ہوا تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی شہزادہ جھولا جھول رہا ہے اور طبی طور پر جتنی اس کی خوبیاں تھیں ساری کی ساری گن ڈالیں۔ یہ باتیں سن کر راجہ کو اور شوق پیدا ہوا اور اس نے کچھ دن بینگن کھائے بینگن چونکہ گرم ہوتے ہیں۔ اس لئے اس نے حدت پیدا کی۔ تو راجہ نے ایک دن کہا بینگن بہت بری شے ہے۔ اس پر اسی مصاحب نے اس کی برائیاں بیان کرنی شروع کر دیں کہنے لگا شکل تو دیکھئے کالا منہ نیلے پاؤں ہیں اس سے بھی زیادہ اور کیا برائی اس کی ہو سکتی ہے کہ الٹا لٹکا ہوا ہے جیسے کسی نے پھانسی پر لٹکایا ہو۔ چونکہ ہر شے کی کچھ خوبیاں اور کچھ برائیاں ہوتی ہیں۔ اس موقعہ پر اس مصاحب نے اس کی تمام وہ برائیاں جو طبی طور پر تھیں بیان کیں۔ پاس بیٹھنے والوں میں سے کسی نے کہا یہ کیا؟ اس نے جواب دیا۔ میں راجہ کا نوکر ہوں نہ بینگن کا۔ ایسے لوگ جو ست بچنے ہوتے ہیں۔ جس مجلس میں جاتے ہیں۔ ویسے ہی ہو جاتے ہیں اگر وہ جماعت کے لوگوں سے ملتے ہیں تو وہی کام کرنا شروع کر دیتے ہیں جو جماعت کے افراد کر رہے ہیں۔ وعظ کہنا شروع کر دیتے ہیں .... مضامین نویسی شروع کر دیتے ہیں۔ لیکن جب دوسروں میں جاتے ہیں تو انہیں کے سے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بھائی کیا کبھی ہو سکتا ہے کہ ہم ان کے ساتھ دل سے مل جائیں۔ ایسے لوگوں کی روش وہی ہوتی ہے جسے انگریزی میں (HERD INSTINCT) یعنی بھیڑ چال ہوتی ہے۔ بھیڑوں میں یہ بات ہوتی ہے کہ اپنی عقل اور ارادہ سے کام نہیں لیتیں۔ بلکہ جو ایک بھیڑ نے کیا وہی سب کرتی ہیں۔

کہتے ہیں ایک دفعہ بھیڑوں کے راستے میں رسی باندھ دی گئی۔ جب بھیڑیں وہاں پہنچیں تو سب سے اگلی دو تین بھیڑیں اس پر سے کود کر گزریں۔ ان کے بعد رسی کھینچ لی گئی۔ لیکن پھر بھی جو بھیڑ اس جگہ پہنچتی کود کر گزرتی اس سے بھیڑ چال مشہور ہو گئی۔ یہی حال ان لوگوں کا ہوتا ہے جو اپنی عقل اور ارادہ سے کام نہیں لیتے۔ ان کے کام بھیڑ چال سے بڑھ کر نہیں ہوتے۔ ایسے لوگ جس مجلس میں جاتے ہیں اسی کے رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں اور جس رنگ کے لوگوں سے ملتے ہیں ویسے ہی بن جاتے ہیں۔ ان کی نہ کوئی اپنی طاقت ہوتی ہے نہ عقل نہ ان میں ارادہ ہوتا ہے نہ استقلال۔ ہر ایک ... کو چاہیئے کہ اس عادت سے بچے اور ان خصائل ثلاثہ کو اپنے اندر پیدا کرے۔ کیونکہ جب یہ تینوں خصلتیں اکٹھی ہوں تو انسان میں کمال پیدا ہوتا ہے۔ مگر یہ بھی نہ ہو کہ انانیت اس حد تک بڑھ جائے کہ ایک طرف جباریت کا رنگ اختیار کرے اور دوسری طرف سرکشی کا اور کسی کا کہنا ہی نہ مانے ایک دفعہ حضرت (اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے فرمایا۔ احمدیوں کی کوئی خاص علامت ہونی چاہیئے جس سے لوگ انہیں پہچان لیں مثلاً سبز پگڑی ہو۔ اگر اس بات کو جاری کیا جائے اور پھر کوئی کہے کہ اگر میں سبز پگڑی نہ باندھوں تو کیا حرج ہے تو یہ انانیت ٹھیک نہیں ہوگی۔ ایسا ہی داڑھی منڈھانا ہے۔ اب اگر کسی شخص کو ہم یہ کہیں کہ میاں داڑھی نہ منڈھایا کرو۔ داڑھی منڈھانا اچھا نہیں اور وہ کہے مجھے اس کے متعلق .... حکم دکھاؤ تو اسے کہا جائے فرض کر لو .... اس کے متعلق کوئی حکم نہیں لیکن جب تمہاری قوم کا یہ ایک امتیازی نشان ہے تو تمہیں داڑھی رکھنی چاہیئے اس پر بھی اگر وہ نہ مانے تو اس میں صحیح اور سچی انانیت نہیں بلکہ سرکشی ہوگی یا انانیت کا غلط استعمال۔ بغیر کیریکٹر کے کوئی قوم قوم نہیں بن سکتی جتنی قومیں دنیا میں ہیں ان کے کریکٹر دنیا میں ہوتے ہیں ان کے کچھ امتیازی نشان ہوتے ہیں جن سے ان کا پتہ ملتا ہے اور وہ شناخت کی جاتی ہیں اور افراد قوم کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ کیریکٹروں۔ رنگوں اور نشانوں کی پابندی کریں۔ کیونکہ اگر افراد چاہتے ہیں کہ قوم قائم رہے اور قومی روح اگر ان کے اندر ہے تو ان کو چاہیئے کہ وہ قوم کے ساتھ ہر رنگ میں مشابہت پیدا کریں۔

جب کہ ان امور میں جن کا قوم کے ساتھ اتنا تعلق نہیں ہوتا اور اپنی ذات میں بھی وہ بالکل چھوٹے اور معمولی ہوتے ہیں۔ ایک شخص دوسرے سے مشابہت پیدا کرتا ہے جس سے تمدن قائم ہوتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ ان امور میں قوم کے ساتھ مشابہت پیدا نہ کرے جن کا قوم کے ساتھ گہرا تعلق ہوتا ہے دیکھو اگر ایک خاوند اپنی بیوی سے کہے میری چارپائی فلاں جگہ بچھانا اور بیوی دوسری جگہ بچھا دے تو خاوند یہ دیکھ کر لڑائی پر آمادہ نہیں ہو جائے گا بلکہ بیوی کے کام سے اتفاق کر لے گا ورنہ اگر ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں پر گھر میں لڑائی جھگڑا ہونے لگے تو گذارہ کس طرح ہو سکے۔

بے شک بہت سی چیزیں اپنی ذات میں مفید ہوتی ہیں۔ مگر وہ بعض مقام پر غیر مفید ہو جاتی ہیں مثلاً لیٹنا ہے یہ اچھا تو ہے اور خدا تعالیٰ نے لیٹنے میں آرام رکھا ہے جب انسان تھک کر لیٹ جائے تو اسے آرام پہنچتا ہے اور تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر مجلس میں آکر پاؤں پسار کر لیٹ جائے تو ہم کہیں گے یہ برا کام ہے کیونکہ یہ لیٹنے کا مقام نہیں اس میں کچھ شک نہیں کہ لیٹنا اچھا ہے اور اپنی ذات میں بہت مفید ہے لیکن اس موقعہ پر اچھا نہیں۔

اسی طرح جہاں نماز کے لئے جماعت ہوتی ہے وہاں اگر کوئی شخص اپنی علیحدہ نماز پڑھے تو وہ نماز اس موقعہ پر اچھی نہ ہوگی۔ پس ہر کام کرتے وقت یہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ وہ کام اپنی ذات میں کیسا ہے اور پھر اس کے موقعہ اور مقام پر غور کرنا چاہیئے کہ اگر اپنی ذات میں اچھا ہے تو کیا موقعہ اور مقام کے لحاظ سے بھی اچھا ہے۔

تمدنی طور پر چھوٹی چھوٹی باتوں کا کرنا جن کا کہ اخلاق اور روحانیت کے ساتھ تعلق ہے جب مفید ہوتا ہے تو کیوں نہ اس قسم کی بڑی بڑی باتوں میں قوم کے لئے قربانی کی جائے مثل تمدن پر انانیت کو غالب نہ آنے دینا چاہیئے اور کوئی ایسی بات نہ کرنی چاہیئے جو قومی رنگ میں نقصان دہ ہو۔ پس ہر شخص کو چاہیئے کہ ہر اس بات کو چھوڑ دے جو قوم کے لئے مفید نہ ہو خواہ وہ اپنی ذات اور مقام کے لحاظ سے اس کے اپنے لئے بے حد ہی مفید ہو۔

غرض یہ تینوں صفات جب اکٹھی ہوں تب انسان کامل ہوتا ہے۔ اسی کا نام (سیدھا راستہ) ہے وہ ان سب کے بین بین چلتا ہے۔ اس راہ پر چلتے ہوئے جب ان شرائط کی پابندی بھی ہو تو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جاتا ہے اور انسان مدارج ترقی پر چڑھنا شروع کر دیتا ہے لیکن اگر کوئی شرائط کی پابندی نہیں کرتا تو پھر وہ ایسی انانیت کرتا ہے جو درست نہیں اور جس سے وہ قوم کے ساتھ مل نہیں سکتا اور اور الگ رہ کر تباہی پیدا کرتا ہے۔ درست راستہ یہی ہے کہ وسطی طریق اختیار کیا جائے

بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمیں ان باتوں کے سمجھنے اور کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم اس کے بتائے ہوئے طریق پر چل کر اس کی رضا اور خوشنودی حاصل کر سکیں۔"

☆

ماہ بماہ چندہ ادا کرنے سے
ایک ماہ میں دو ماہ کا بار نہیں
پڑتا ——— (ناظر مال)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مکافاتِ عمل

گندم از گندم بروید جو ز جو

فرمانروائے خراسان — ہلاکو خاں کے خواب وخیال میں بھی نہ تھا کہ اسے خلاف توقع ایک دن براہ راست اس مضمون کا مکتوب ملا

عباسی خلافت دم توڑ رہی ہے
عوام حکومت سے نالاں ہیں۔ جو
کچھ ہے وہ مری وزارت عظمیٰ کے
دبدبے سے ہے اور میں آپ کے
ساتھ ہوں۔ فوج اور عراق کے
باشندے آپ کو مرحبا کہنے کے
لئے بیقرار ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ناچیز
مؤیدالدین ابن علقمی (وزیراعظم عراق)

ہلاکو خاں نے قاصد پر اوپر سے لیکر نیچے تک ایک عقابی نگاہ دوڑائی۔ اور پھر کوئی بڑی گہری سازش بھانپ کر یہ جواب لکھوا کر اسے جلد ہی واپس لوٹا دیا۔

"بغداد اور اس کے نواح میں
کثیر تعداد میں فوجیں موجود ہیں۔
عربوں کی جنگ جوئی سے کم آگاہ
نہیں ہوں۔ ان حالات میں حملہ
اپنی ہلاکت کے مترادف ہوگا۔"

ابن علقمی کے لئے یہ جواب خلاف توقع تھا۔ اسے شاید یہ نہیں معلوم تھا کہ ہلاکو خاں ہوس ملک گیری کے ساتھ ساتھ سیاسیات عالم پر بھی گہری نگاہ رکھتا ہے۔ کچھ دن اور گزر گئے مگر یہ وقعہ ابن علقمی کے دل میں بھڑکنے والی سازش کی آگ کو نابود نہ کر سکا۔ چنانچہ اس نے ایک دن پھر اسی محمد سلمان کو بلوایا اور بھاری انعام واکرام کا لالچ دے کر مندرجہ ذیل مراسلہ کے ساتھ بارگہ ہلاکو خاں میں خراسان بھیج دیا۔

"عرب عیش و عشرت میں غرق ہیں۔
میرا کامل تعاون آپ کے ساتھ
ہے۔ یہ موقع ہاتھ سے نہ جانے
دیجئے۔"

اور اس کے ساتھ ہی ایک پیغام مندرجہ ذیل مفہوم پر مشتمل ہلاکو خان کے وزیراعظم نصیرالدین طوسی کے نام بھی تحریر کیا جس کا تعلق "شیعانِ علی" سے تھا۔ اور جو ایک عرصہ سے علوی حکومت کے خواب دیکھ رہا تھا۔

ندیم قدیم! علوی حکومت کے قیام کے لئے زمین ہموار ہو چکی ہے۔ اگر آپ کے کج کلاہ نے اس موقع سے فائدہ اٹھالیا تو عراق کی دولت ومسند سلطنت آپ کے قدم چومنے کے لئے بیقرار نظر آئے گی۔ (ابن علقمی)

نصیرالدین طوسی بارگاہ ہلاکو خاں میں حاضر ہوا۔ اور کچھ طے پا جانے کے بعد ابن علقمی کو یہ مراسلہ بھجوایا گیا۔

"بے لوث تعاون کا شکریہ لیکن
عراق کے عباسی خلیفہ سے مسلمانوں
کی والہانہ عقیدت ایک ناقابلِ
تسخیر شئے ہے البتہ اگر فوجیں
کم یا علیحدہ ہو جائیں تو دیکھا
جائے گا۔"

دو خطرناک منصوبے

ابن علقمی کو یہ جواب بھی پوری طرح مطمئن نہ کر سکا۔ کیونکہ ع اسکا گھسنا اور لگانا دردسر یہ بھی تو تھا۔ لیکن اس نے ہمت نہ ہاری۔ اس نے اسی دن سے بغداد کی طاقت وسطوت کو سرنگوں کر دینے کے لئے منصوبے مرتب کرنے شروع کر دیئے۔ وہ خوب جانتا تھا کہ خلیفہ عیاش بھی ہے کنجوس بھی۔ اور حریص بھی لہٰذا وہ موقع کی تلاش میں رہا۔ اور ایکدن جب لوہا خوب گرم تھا۔ اور بادۂ ناب کی بھونکوں سے خوب سرخ ہو چکا تھا۔ اس نے ناجائز کفائتی ہتھوڑوں سے اس پر مہلک ضربات لگانا شروع کر دیں۔ پہلے خلیفے کے کروفر کا ذکر کیا۔ اس کے رعب و داب اور فقید المثال دبدبے کے ترانے گائے پھر ہمسایہ مملکتوں کے اس کے نام سے ڈرنے اور بدکنے کا فسانہ کھڑا۔ پھر بغداد کے خزانوں کو لبالب کر دینے کے منصوبوں کا اشارہ کیا اور جب فضا کو سازگار اور خلافت کے تیور موافق پائے تو ڈیڑھ کروڑ کی بچت کی دو تجویزیں خلیفہ کے سامنے تھیں۔

اوّل: نصف سے زیادہ فوج فارغ کردی جائے۔ اور ضرورت پڑی تو ہنگامی حالات میں دوبارہ بلالی جائیگی۔

دوم: باقی ماندہ فوج کی تنخواہ خزانہ کی بجائے نئے "فوج ٹیکس" کے ذریعہ ادا ہو جس کی وصولی فوج کے سپہ سالار کے ذمہ ہوگی۔

ابن علقمی معتصم باللہ سے ان دو مہلک منصوبوں پر تابڑ توڑ احکام کی مہریں ثبت کروا کر محل سے باہر نکلا تو فضا پر احمریں سا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ فوج تتر بتر کر دی گئی۔ بازاروں گلیوں۔ شاہراہوں اور چوراہوں پر نئے فوج ٹیکس کی بالجبر وصولی شروع ہو گئی۔ بداعتمادی اور بددلی کے جراثیم خلوص ومحبت اور وفاداری کا گودا چاٹنے لگے۔ حتیٰ کہ ہجرت شروع ہو گئی۔ فوج کے تشدد سے تنگ آئے ہوئے غریب ومفلوک لوگ خلافت اور اسکے کارکنوں پر تبرے بھیج بھیج بغداد کی سرحدیں پھلانگنے لگے۔ تو ابن علقمی نے پھر دو مکتوب لکھکر دو ہرکارے تابڑ توڑ فرمانروائے خراسان ہلاکو خاں اور نصیرالدین طوسی کی طرف بھجوا دیئے۔ ہلاکو خاں کو لکھا۔

"تخفیف شدہ فوج بغداد کے باہر تلاشِ معاش میں سرگرداں ہے۔ عوام اور فوج کا باہمی رشتہ' اعتماد محبت — ٹوٹ چکا ہے۔ اب مزید تاخیر کا وقت نہیں ہے۔"

اسی طرح ایک مکتوب نصیرالدین طوسی کے نام تحریر کیا جس میں لکھا۔

حکومت کے خلاف بھڑکے ہوئے عوام' لبالب خزانہ' اور قلیل بھوکی فوج' سب مالِ غنیمت کی طرح آپ کی یلغار کے منتظر ہیں۔ علوی حکومت کا پھریرا شاید اس کے بعد پھر کبھی نہ لہرا سکے۔

بغداد پر شبخون

اور پھر چند ہی دنوں کے بعد ایک روز ہلاکو خاں نے اپنی تمام خون آشامیوں کے ساتھ اچانک بغداد پر آ شبخون مارا۔ بغداد — جسے بہشت بریں کہہ کر بھی اس کی رعنائیوں۔ شادابیوں۔ جولانیوں حسین لہلہاتے باغوں۔ عمارتوں کی رفعتوں محلوں کی شوکت اور علمی سطوت کے دبدبہ کا حق ادا نہ ہوتا تھا۔

اس کے چپے چپے پر انسانی خون
سے گلکاریاں بن گئیں خلافتِ
عباسیہ کی اینٹ سے اینٹ بجا
دی گئی۔ اور دجلہ میں پانی کی
بجائے خون آبہ بہنے لگا۔

اس کا آخری بے وقوف خلیفہ اور بزدل شہزادے ایک ایک کرکے ذبح کر دیئے گئے — اور یوں دیکھتے ہی دیکھتے تاتاریوں نے اسلامی تہذیب وناموس کا قلع قمع کر دیا — ایک محتاط ترین اندازے کے مطابق منگولوں کی اس یلغار میں ایک لاکھ کے لگ بھگ عراقی کام آئے۔

ابن علقمی کے دل میں عراق کی حکومت پر بلا شرکت غیرے متمکن ہونے کی آرزو ایک عرصہ سے چٹکیاں لے رہی تھی۔ اسی لئے اس نے یہ خونیں ڈرامہ کھیلا تھا۔ ورنہ بھلا اُسے عباسی اور علوی سے کیا واسطہ تھا۔ اُسے یقینِ کامل تھا کہ اتنی بڑی خدمت کے بعد عراق کی حکومت کوئی بڑا انعام نہیں ہے اس نے کفایتہً اپنی اس خواہش کا ذکر طوسی سے کیا تو طوسی نے چونک کر پوچھا۔

طُوسی — لیکن تم تو علوی حکومت قائم کرنا چاہتے تھے۔

اور علقمی نے اس بحث کو مفکرانہ بناتے ہوئے جواباً کہا،

علقمی — مگر علویوں میں حضرت امام حسینؓ کا یہ قول عقیدہ سا بن چکا ہے کہ ان کے خاندان میں نبوت اور حکومت دونوں نعمتیں جمع نہیں ہو سکتیں۔ اسے ختم کرنے کے لئے وقت لگے گا۔ اور میں اپنے لئے اسی عبوری دور کا ذکر کر رہا ہوں۔ نصیرالدین طُوسی بھانپ گیا کہ ابن علقمی نے یہ سارا خونیں ڈرامہ محض عراق کی حکومت پر قبضہ کے لئے کھیلا ہے اور اسے علویوں سے ہرگز ہمدردی نہیں ہے۔ لیکن اسوقت برہمی یا ناراضگی کا ایک ادنیٰ سا اشارہ بھی اسے محتاط اور چوکس بنا سکتا تھا — لہٰذا اس نے بڑے اطمینان کے ساتھ ابن علقمی کو ہر ممکن امداد کرنے کا یقین دلا کر

اصل پلاٹ ہلاکوں خاں کے گوش گزار کر دیا۔

علقمی کا انجام

اور پھر چند ہی دنوں کی خونریز عشرتوں اور حیا وناموس کے بے محابا لوٹ مار کے بعد ایک دن ایسا بھی آیا کہ ہلاکوں خاں سریرائے مسندِ خلافت تھا۔ اور ابن علقمی اپنے سہانے خوابوں کی تعبیر پانے کے لئے حاضر دربار تھا کہ ایک آواز بلند ہوئی۔

ہلاکو خاں — ابن علقمی! بتاؤ تمہیں تمہاری خدمات کا کیا صلہ دیا جائے

ابن علقمی — جہاں پناہ میں نے اپنے فرض کو انجام دینے میں ہرگز کوتاہی سے کام نہیں لیا۔ لیکن میں اپنی زبان سے انعام مانگنا آپ کے کرم کی توہین گردانتا ہوں۔ وزیراعظم طُوسی میری التجاؤں اور تمناؤں سے خوب آگاہ ہیں۔

ہلاکو خاں — یہی نا کہ تمہیں عراق کی حکومت بخش دی جائے۔

ابن علقمی — ہاں ہاں! جہاں پناہ (باچھیں پھیلا کر اور سجدہ ریز ہو کر)

ہلاکو خاں — اور دنیا کو بتا دیا جائے کہ غداری کا سر بھی بلند ہو سکتا ہے۔

یہ سنتے ہی ابن علقمی پر بجلی گری اور

باقی صفحہ 6 پر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

انسانی دِل

اس کی صحت مندی اور حفاظت

(از مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد - ایم ایس سی)

انسان کی زندگی اور عمل کا مرکز اسکا دل ہے اس کے جسم کا کوئی اور عضو بقیہ جسم کو چلانے اور زندہ رکھنے کا ذمہ دار نہیں بلکہ جسم کا ہر حصہ کلیۃً دل کے زیرنگر ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پھیپھڑے ہمیں سانس لینے کے قابل بناتے ہیں، گردے فضول مادوں کا خون سے اخراج کرتے ہیں لیکن سب سے اہم اور نمایاں عضو جس پر تمام دوسرے اعضاء کی زندگی منحصر ہے وہ دل ہی ہے۔

رات دن مسلسل ہمارا عجیب وغریب دل دھڑکنے کے ساتھ ساتھ کام کرتا رہتا ہے۔ جب ہم ساکن اور آرام کر رہے ہوتے ہیں اس وقت بھی یہ خاموشی سے اپنا کام کر رہا ہوتا ہے اور اپنی ریزرو قوت کو اس وقت کے لئے جب کہ اس پر معمول سے زیادہ بوجھ پڑنے والا ہو مجتمع کر رہا ہوتا ہے چنانچہ جونہی کوئی ایمرجنسی ہوتی ہے ہمارے دل کی حرکت فوراً تیز ہو جاتی ہے اور جسم کے ان حصوں تک فی الفور خون تیزی سے پہنچا دیتا ہے جہاں اس کی ضرورت ہوتی ہے۔

اگر ہمارا دل مضبوط اور صحت مند ہوگا تو ہمارا سارا جسم اس سے بھرپور فائدہ حاصل کرے گا اور اگر ہمارا دل کمزور اور خدا نخواستہ بیمار پڑ جائے تو سارا جسم اس سے متاثر ہوگا اور ہماری عملی زندگی میں رخنہ پیدا ہو جائے گا۔ اس لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم اپنے دل کی صحت مندی کا بے حد خیال رکھیں اور اسے مضبوط تر بنانے کے لئے کوشاں رہیں کیونکہ اس کی مضبوطی اور صحت مندی ہی ہمیں اپنی زندگی کو بھرپور عمل والی اور ہمیں اس سے پورا استفادہ کرنے کے قابل بنا سکے گی۔

اللہ تعالےٰ کی عبادت اور حقوق العباد کی کماحقہٗ ادائیگی بھی تبھی کی جا سکتی ہے اگر انسان کی صحت اچھی ہو کمزور صحت والا انسان نہ تو عبادت کا ہی صحیح حق ادا کر سکتا ہے اور نہ قرابت داروں ہمسایوں اور سوسائٹی کے حقوق پوری طرح ادا کر سکتا ہے۔ ہماری صحت کا دار ومدار دل کی صحت مندی پر ہے۔ اس لحاظ سے اور بھی ضروری ہے کہ دل کی صحت کا خاص طور پر خیال رکھا جائے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ خدا تعالیٰ نے دل کو بہت ہی مضبوط بنایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اپنی معمول کی استطاعت سے بھی بڑھ کر اگر کچھ عرصہ ضرورت سے زیادہ کام کرنا پڑ جائے جسے OVERWORK کہتے ہیں تو دل اس کو برداشت کر لیتا ہے اور اوورورک سے صحت مند دل پر بوجھ نہیں پڑتا یہی وجہ ہے کہ بے آرامی اور بود و باش اور رہن سہن کی بری عادات بھی عموماً دل کو نقصان نہیں پہنچاتیں لیکن یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اگر لگاتار بے پرواہی اور بار بار کی تکان کا بروقت سدباب نہ کرنے کے نتیجہ میں اگر خدا نخواستہ ایک دفعہ دل کو نقصان پہنچ گیا اور اسے کوئی بیماری لاحق ہو گئی تو پھر یہ زیادہ بوجھ برداشت کرنے کے قابل نہ رہے گا۔ پس ضروری ہے کہ اپنے معمولات میں یکسانیت اور اعتدال قائم کیا جائے اور اپنے پروگراموں اور کاموں کو اس طرح ترتیب دیا جائے کہ روزانہ اس قدر کام ہوتا رہے کہ جس سے مطلوبہ نتائج بھی نکلتے رہیں اور بار بار غیر معمولی بوجھ بھی نہ پڑے۔ لگاتار مناسب محنت کے نتیجہ میں انسان کی قوت برداشت اور کام کرنے کی استطاعت بھی بڑھتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ دل کی مشق بھی ہوتی ہے اور اس کی قوت برداشت بھی بڑھتی رہتی ہے یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ جو غیر معمولی طور پر دین اور ملک وقوم کی خدمت بجالانے کی سعادت حاصل کرتے ہیں وہ عام آدمی سے کہیں زیادہ کام کر لیتے ہیں اور ان کی صحت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے دوسروں کی نسبت زیادہ اچھی رہتی ہے۔ بہرحال جو ہمارے جسم کا نظام اللہ تعالےٰ نے بنایا ہے اس کو صحتمند رکھنا بھی ہماری ذمہ داری ہے اس لئے ضروری ہے کہ دل کی صحت کا خاص خیال رکھا جائے اور بے پرواہی بے ترتیبی اور بے اعتدالی سے اجتناب کیا جائے اور کوشش کی جائے کہ بار بار دل پر ضرورت سے زیادہ بوجھ نہ پڑیں۔ اس کا حل استقلال کے ساتھ کام میں باقاعدگی پیدا کرتے رہنا ہے۔ اس کے نتیجہ میں انسان کی قوت کار اور استعداد میں اضافہ ہوگا اور ہنگامی ضروریات کے وقت انسان پوری صحت اور قوت کے ساتھ غیر معمولی کام باحسن انجام دے سکے گا۔

انسانی دل قریباً ساڑھے پانچ ۵½ چھٹانک وزنی ایک عضو ہے جو کہ عجیب وغریب پمپ ہے بلکہ دراصل دو پمپوں پر مشتمل ہے ایک پمپ خون کو پھیپھڑوں تک پہنچانے کا کام کرتا ہے جبکہ دوسرا اسے جسم کی طرف دھکیلتا ہے۔ روزانہ اس کا کام قریباً ساٹھ ہزار میل نالیوں میں خون پہنچانا ہے اور یہ اتنا بڑا کام ہے کہ یوں سمجھئے کہ ۴ ہزار گیلن ٹینکی کو روزانہ بھرنے کے لئے جتنا کام کسی پمپ کو کرنا پڑتا ہے اتنا کام یہ کرتا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو اس پر بہت حیرانی ہوتی ہے کہ (انسانی عام زندگی میں) یہ تقریباً ۳ لاکھ ٹن خون پمپ کرتا ہے۔ دوران خون کی روانی کا انحصار خون کی نالیوں کی دیواروں کے ریشوں (FIBRES) پر منحصر ہے اگر یہ ریشے خراب ہو جائیں تو دورانِ خون میں رخنہ واقع ہو جائے گا خون کے دباؤ اور اس کی مقدار کا انحصار دل کے والو اور نالیوں کی حالت پر ہے۔ اگر ان میں معمولی خرابی پیدا ہو جائے یا نالیوں میں آہستہ آہستہ رکاوٹ پیدا ہونی شروع ہو جائے تو کسی وقت یہ بیماری اتنی بڑھ سکتی ہے کہ یا تو انسان کو دل کا عارضہ لاحق ہو جائے گا اور یا وہ دل کی کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو جائے گا جو اس کے معمولات پر غیر معمولی اثر ڈال کر اس کو قریباً نکما بنا دے گی۔ اس لئے ضروری ہے کہ جو عوامل اس کا موجب ہوتے ہیں ان کا علم ہو اور ان سے بچا جائے۔

دل کی عام تکالیف کے اسباب میں سے ایک سبب یہ ہے کہ اکثر لوگ زیادہ خوراک کھاتے ہیں اور پھر اتنی ورزش نہیں کرتے کہ اسے ہضم کر سکیں۔ بعض مسلسل ذہنی یا جذباتی دباؤ کے تحت رہتے ہیں اور یہ باتیں انسانی جسم کو کمزور کر کے خون کی روانی میں روک پیدا کرتی ہیں۔ ان کے باعث شریانیں سخت ہو سکتی ہیں جسکے نتیجہ میں خون کا دباؤ (BLOOD PRESSURE) بڑھ جاتا ہے اور دل کے کام میں معمول سے اضافہ ہو جاتا ہے۔

بلڈ پریشر کی دو حدود ہوتی ہیں اوپر والی حد اور نیچے والی حد مثلاً $\frac{۱۳۰}{۸۰}$ اوپر والا ۱۳۰ وہ پریشر ہے جو دل سکڑنے کے وقت برداشت کرتا ہے اور نیچے والا ۸۰ وہ ہے جو کہ دل کی حالت سکون میں ہوتا ہے۔ نیچے والا زیادہ اہم ہے جتنا یہ عدد زیادہ ہو گا اتنا ہی دل کو کم REST ملے گا اور بغیر مطلوبہ آرام کے دل زیادہ کام کر کر کے آخر بالکل تھک ہار کر دم توڑ دے گا۔ بلڈ پریشر کو صحیح رکھنے کے لئے کئی تدابیر اختیار کرنی ضروری ہیں اول زائد وزن سے نجات حاصل کی جائے۔ واضح ہو کہ ہر ایک پاؤنڈ زائد چربی قریباً ۲۰۰ میل خون کی باریک نالیاں رکھتی ہے جن میں سے دل کو خون دھکیلنا پڑتا ہے اور پھر دل کو اس زائد وزن کو برداشت بھی کرنا ہے۔ دوم: اگر سگریٹ پینے کی عادت ہے تو اسے ترک کرنا ضروری ہے ۲۰ سگریٹ روزانہ پینے والا شخص خاصی نکوٹین اپنے خون میں شامل کر لیتا ہے جس سے شریانیں سکڑتی اور بلڈ پریشر بڑھتا ہے۔ پھر یہ کہ سگریٹ نوشی دل کی حرکت کو بھی بڑھاتی ہے چنانچہ ایک سگریٹ دل کی حرکت فی منٹ ۷۲ سے بڑھا کر ۸۰ کر دیتا ہے گویا دل کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ سوم: جلد بازی غیر ضروری فکر مندی اور TENSION یا اعصابی تناؤ وغیرہ کے باعث ADRENALIN اور NORADRENALIN زیادہ پیدا ہو جاتی ہیں جو بالکل وہی کام کرتی ہیں جو کہ نکوٹین کرتی ہے چنانچہ شریانیں سخت ہو جاتی ہیں بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے اور دل کی حرکت تیز ہو جاتی ہے۔ پس ضروری ہے کہ سکون کے ساتھ اور منا سب فکرمندی اور توجہ سے امور سرانجام دیئے جائیں اور خواہ مخواہ پریشان نہ ہوا جائے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ ہر کام اپنے وقت پر کیا جائے تا کہ بعد میں دکھ اور پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

اس سلسلہ میں چند باتیں ضروری ہیں:-

(۱) وقفہ کے ساتھ کچھ آرام کر لیا جائے تا کہ دل بھی آرام کرے اور اپنی قوت مجتمع کرے تھوڑی سی اونگھ یا ہلکا پھلکا مطالعہ کافی ہونا چاہیئے۔

(۲) ورزش خواہ تھوڑی ہو کرنی چاہیئے۔ اس میں استقلال ضروری ہے۔ ہفتہ وار تعطیل کے دن بہت ساری ورزش الٹا نقصان

(باقی صلا پر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

پس منظر

لیبیا — ایک بار پھر

گذشتہ دنوں ۴ جنوری کو امریکہ نے لیبیا کے دو مگ ۲۳ طیارے مار گرائے بحیرہ روم میں موجود امریکی بیڑے کے طیارہ بردار جہاز "جان ایف کینیڈی" سے پرواز کرنے والے امریکی طیاروں نے لیبیا کے روسی ساخت کے یہ مگ طیارے مار گرائے۔ امریکی محکمہ دفاع کے مطابق امریکی لڑاکا طیاروں نے بحیرہ روم میں دفاعی کارروائی کرتے ہوئے یہ اقدام کیا اور امریکی حکومت کا یہ مؤقف ہے کہ لیبیا کے طیارے بین الاقوامی سمندر میں امریکی جنگی بحری جہاز جان ایف کینیڈی کی طرف جارحانہ انداز میں بڑھ رہے تھے۔ جبکہ لیبیا کا یہ کہنا ہے کہ لیبیا کے طیارے پہلے سے تیار شدہ سوچے سمجھے منصوبے کے تحت گرائے گئے ہیں۔

امریکہ اس سے قبل دو بار لیبیا کو جارحیت کا نشانہ بنا چکا ہے ۱۹۸۱ء میں بھی امریکہ نے لیبیا کے دو طیارے تباہ کر دیئے تھے اور اپریل ۱۹۸۶ء میں طرابلس اور بن غازی پر جارحانہ بمباری کی جس میں براہ راست نشانہ خود معمر قذافی تھے۔ لیکن خدا نے انہیں تو بچا لیا لیکن ان کی ایک ۱۵ ماہ کی بچی اسی جارحیت کے نتیجہ میں ہلاک ہو گئی۔ یہ دونوں واقعات بھی صدر ریگن کے دور میں ہوئے اور حالیہ واقعہ بھی ریگن دور میں اس وقت رونما ہوا ہے جبکہ صدر ریگن کے عہدہ صدارت کی مدت ختم ہونے والی ہے۔

اس واقعہ کی تمام مسلم ممالک میں مذمت کی گئی ہے۔ ہمارے ملک میں بھی امریکہ کے اس اقدام کو دہشت گردی اور مسلم دشمنی قرار دیا گیا ہے۔ ملکی اخبارات کے مطابق امریکہ کی مسلم دشمنی ایک مسلمہ امر ہے۔ وہ صرف ایسے ممالک سے دوستی کے دعوے جتاتا ہے جو اس کے حلقہ اثر میں رہ کر اس کی پالیسیوں پر عمل کرتے رہیں۔ لیکن وہ ایسے مسلمان ملکوں کو برداشت نہیں کرتا جو اپنے ہاں اپنی مرضی اور مفاد کی پالیسیاں اختیار کریں۔

صدر ریگن نے گزشتہ دسمبر میں اس قسم کے بیانات دیئے تھے جن سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ امریکہ ایک بار پھر لیبیا کے خلاف کسی کھلی جارحیت کا ارتکاب کرنا چاہتا ہے۔ مثلاً صدر ریگن کا ایک بیان جو اخبارات میں چھپا وہ یہ تھا کہ مصنوعی سیاروں کی مخبری سے انہیں پتہ چلا ہے کہ لیبیا طرابلس کے جنوب میں ایک ایسی فیکٹری تعمیر کر رہا ہے جس کے گرد راکٹ اور میزائل نصب ہیں اور چونکہ اس میں میزائل اور راکٹ نصب ہیں۔ اس لئے اس فیکٹری میں زہریلی گیس بنا کر تخریب کاروں کے حوالہ کی جائے گی۔ اس لئے ضروری ہے کہ فیکٹری کی مکمل تعمیر سے پیشتر ہی اسے تباہ و برباد کر دیا جائے"۔ صدر ریگن نے یہ بھی انکشاف کیا کہ "مسئلہ کی سنگینی کے پیش نظر انہوں نے اپنے حلیف ملکوں کو بھی آگاہ کر دیا ہے کہ اس سلسلہ میں وہ کون سا قدم اٹھانے والے ہیں۔"

لیبیا نے امریکہ کے ان الزامات کی سختی سے تردید کی اور عرب ممالک کی طرف سے بھی امریکہ کی اس دھمکی کی مذمت کی گئی اور لیبیا کے خلاف کسی بھی جارحانہ اقدام کو ساری عرب دنیا کے خلاف اقدام قرار دیا۔ لیبیا نے امریکہ کے ان الزامات کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے اس بات کی دعوت دی کہ ماہرین کی جماعت کو لیبیا بھیجا جائے تاکہ وہ متعلقہ فیکٹری کو پوری طرح دیکھ بھال کر دنیا کو بتائیں کہ امریکی صدر کا مؤقف صحیح ہے یا غلط۔

جہاں تک زہریلی گیسوں کا تعلق ہے خود امریکہ میں بھی بے شمار ہلاکت آفرین گیسیں تیار ہوتی ہیں۔ اسرائیل اور جنوبی افریقہ میں بھی ایسی گیسیں تیار ہوتی ہیں۔ اس سلسلہ میں عدیس ابابا (ایتھوپیا) میں قائم آرگنائزیشن آف افریقن یونیٹی نے اس بات کا انکشاف کیا ہے کہ جنوری ۱۹۸۹ء میں فرانس میں ایک کانفرنس ہو رہی ہے۔ جس میں کیمیائی ہتھیاروں کے استعمال پر کلی طور پر پابندی کا مطالبہ کیا جائے گا۔ لیبیا بھی اسی کانفرنس میں شرکت کر رہا ہے (یاد رہے کہ یہ کانفرنس ۷ جنوری کو منعقد ہو چکی ہے) اگر لیبیا خود کیمیکل ہتھیار تیار کر رہا ہو تو پھر اُسے ایسے کسی کنونشن میں شرکت کی کیا ضرورت ہے۔

لیکن ان تردیدی وضاحتوں اور مسلم ممالک کے احتجاج کے باوجود امریکہ جو اقدام کرنا چاہتا تھا اس نے وہ کر لیا۔

اصل معاملہ یہ ہے کہ لیبیا امریکن سامراجی حلقہ کے اثر میں آنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ وہ امریکی سامراجی عزائم کا بہت بڑا مخالف ہے اور اسلامی اتحاد کا داعی ہے۔ وہ عربوں کے مفادات پر سودے بازی نہیں کرنا چاہتا۔ وہ پی۔ ایل۔ او کے حالیہ مؤقف کی بھی حمایت نہیں کرتا بلکہ یاسر عرفات کے فیصلہ کو بھی درست نہیں مانتا۔ اس لحاظ سے لیبیا کی آواز کافی حد تک مؤثر ہے۔ جسے دبانے کے لئے امریکہ نے یہ کارروائی کی ہے۔ اس کے علاوہ لیبیا کے خلاف امریکی جارحیت کا یہ مقصد بھی بیان کیا جاتا ہے کہ امریکہ ایک تو فلسطینی مسلمانوں پر اسرائیل کے مظالم سے دنیا کی توجہ ہٹانا چاہتا ہے۔ اور دوسرے امریکی ملی بھگت سے مقبوضہ عرب علاقوں پر مشتمل ایک نیم آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کے منصوبہ پر لیبیا اور اس کے ساتھی عرب ممالک کے ردِ عمل کو ختم کرنا چاہتا ہے

اس جارحیت کا پس منظر کچھ بھی ہو ضرورت اس امر کی ہے کہ امریکہ سپر طاقت کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرے اور دنیا کو ایک نئی کشیدگی کے پیدا ہونے سے بچائے رکھے۔

(ق۔د)

بقیہ "مکافاتِ عمل"

ہلاکو خاں کا خون کھول اٹھا۔ وہ گرجا (غدار کمینے! عباسی خلیفے معتصم نے تجھے ذرہ سے آفتاب بنایا۔ تجھے سیاہ و سفید کا مالک بنایا اور تو نے اس کے احسانوں کا یہ صلہ دیا کہ ـــ پانچ صد سالہ پرانی سلطنت کی اینٹ سے اینٹ بجوا دی۔ خلیفہ اور اس کے بچوں کو کتوں کی طرح نچوا دیا۔ اور تم اب ہلاکو خاں سے چاہتے ہو کہ وہ تمہیں اس عراق کا حاکم مطلق بنا دے ـــ اور پھر یکدم یہ حکم دربار میں گونجا ـــ تمہاری تمام دولت مع تمہاری لڑکی ہاجرہ کے ضبط کی جاتی ہے"۔ اور اگلے ہی ثانیے خلافت عباسیہ کا غدار اعظم ابن علقمی گلیوں میں دھکے کھاتا پھر رہا تھا۔ دنوں پر ہفتے اور ہفتوں پر مہینے گزرتے گئے۔

اس پر ترس کھانا انسانیت کا سب سے بڑا جرم قرار پا چکا تھا۔ انسان تو انسان جانور بھی اس کے پاس سے ہو کر گزرنا اپنی توہین سمجھتے تھے۔

اور پھر ایک دن صبح سویرے ہی اہلِ بغداد نے خبر سنی کہ دجلہ کے کنارے گدھ ایک لاش پر بھنگڑہ ڈال رہے ہیں جسے خلیفہ معتصم کے ایک دربان نے پہچان کر کہا:

"ارے یہ تو اُسی کمینے علقمی کی لاش ہے۔ جاؤ اپنا اپنا کام کرو۔"

("لاہور" کے شکریہ کے ساتھ)

بقیہ :۔ "انسانی دل"

دے گی روزانہ حسب استطاعت اور وقت تھوڑی ورزش زیادہ مفید ہے۔ روزانہ ایک دو میل پیدل چلنا یا ہلکی جاگنگ (jogging آہستہ) کی جاسکتی ہے۔ جن لوگوں کو کوئی بیماری ہو یا جن کی عمر ۴۰ سال سے زیادہ ہے یا جن کا وزن بہت زیادہ ہے وہ دوڑ ہرگز نہ لگائیں اور نہ ہی بہت زیادہ چلیں بہتر ہو گا کہ ایسے لوگ ڈاکٹری مشورہ کے بعد ورزش کریں۔

(۳) خوراک کا خیال رکھیں۔ بہت زیادہ تر چیزیں اور چربی والی مت کھائیں کیونکہ یہ چربی ہی ہے جو کہ شریانوں میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے اور آپ کو علم ہونا چاہیئے کہ آجکل کی دنیا میں ایسی خوراک کھانے سے شریانوں کی رکاوٹ سے دل کے فیل ہونے کے پچاس فی صد امکانات ہیں۔ انڈے، گھی، مکھن، بڑا گوشت، مٹھائی، بالائی، آئس کریم، پلاؤ، زردہ، کیک پیسٹری وغیرہ کا استعمال کم سے کم کرنا چاہیئے۔ جانوروں کی چربی کے علاوہ جو بناسپتی گھی بنتے ہیں ان کا استعمال بھی کم ہونا چاہیئے کیوں کہ HYDROGENATION سے مائع تیل کو ٹھوس چربی میں تبدیل کر دیا جاتا ہے جو کہ بالکل مکھن کی طرح کام کرتا ہے اور نقصان پہنچاتا ہے۔ ان کی بجائے کارن آئیل، زیتون کا تیل، سویابین تیل، سن فلاور آئل وغیرہ استعمال کرنا چاہیئے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ تھوڑی مقدار میں لینے سے چیزیں عموماً نقصان نہیں پہنچاتیں بلکہ ان کی زیادتی ضرر رساں ہوتی ہے اور اس سے بچنا چاہیئے۔ عورتوں کو چاہیئے کہ گھروں میں جو کھانا پکتا ہے اس پر نگاہ رکھیں اور مناسب اور موزوں مقدار میں ہی فیملی ممبران کو کھانا کھانا چاہیئے اور غیر ضروری چربی کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل ۲۶۸۵۱- میں عبدالباسط مومن ولد مکرم عبدالکریم صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 62/ے کینٹ بازار ملیر کینٹ کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۸۸-۹-۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1267/ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالباسط مومن 62/ے کینٹ بازار ایریا ملیر کینٹ کراچی ۔ گواہ شد نمبر۱۔ صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا کراچی گواہ شد نمبر۲۔ نعیم احمد شرما وصیت ۱۹۵۹۳۔

مسل ۲۵۸۵۲- میں محمد حنیف ڈار ولد محمد جمیل ڈار قوم ڈار پیشہ کاروبار عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ روڈ کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۸۷-۹-۲۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3000/ روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد:۔ محمد حنیف ڈار 4/94 کینٹ بازار ڈرگ روڈ کراچی۔ گواہ شد نمبر۱ مرزا احمد یوسف اختر وصیت 24444۔ گواہ شد نمبر۲: ڈاکٹر عبدالغنی صاحب وصیت 20958۔

مسل ۲۶۸۵۳- میں صفیہ مسعود زوجہ ملک مسعود احمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جیکب آباد سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۸۸-۱۱-۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(۱) حق مہر بذمہ خاوند پانچ ہزار روپے (۲) زیورات طلائی ۱۰ تولے نو ماشے مالیتی ۔/۳۳۰۰۰ روپے (۳) کوکا ایک عدد مالیتی ۔/۱۸۰ روپے (۴) زیورات نقرئی ۳ تولے ۔/۶۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ صفیہ مسعود معرفت مسعود احمد ناصر ٹریکٹرز قائداعظم روڈ جیکب آباد۔ گواہ شد نمبر۱۔ مرزا محمد اکرم وصیت 24724 گواہ شد نمبر۲۔ مرزا بشیر احمد ولد مرزا محمد دین صاحب ۱۲/۱ دارالبرکات ربوہ۔

مسل ۲۶۸۵۴- میں مجیب احمد طاہر ولد مقبول احمد ذبیح قوم ڈوگر پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال ۱۰ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۸۸-۹-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۵۵ روپے ماہوار بصورت وظیفہ تعلیمی مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد:۔ مجیب احمد طاہر ۱۹/۷ دارالعلوم غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ سید محمود احمد ناصر وصیت 12800/۔ گواہ شد نمبر۲۔ صوفی بشارت الرحمٰن وصیت۔ 6059

مسل ۲۶۸۶۱- میں محمد لطیف ولد چوہدری محمد حسین صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ زمیندارہ عمر 91 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی عنایت خان ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۸۸-۱۱-۱۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(۱) زرعی اراضی ۲۵ بیگھہ (۲) سکنی اراضی قریباً دو تین مرلہ اس تمام جائیداد کی قیمت اندازاً پچاس ہزار روپے ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۲۵/۸۹ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں اور مبلغ پانچ ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد لطیف باجوہ ولد چوہدری محمد حسین صاحب باجوہ تلونڈی عنایت خان ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد عبداللہ باجوہ وصیت 4947- گواہ شد نمبر۲۔ رحمت اللہ باجوہ۔ 5643 -

۱۹۸۸ء میں:
وفات پانیوالے موصی

۱۵۱۔ محترم چوہدری محمد شریف صاحب ولد مولوی عبدالحکیم صاحب محلہ دارالصدر شمالی ربوہ

۱۵۲۔ محترم صوفی غلام محمد صاحب ولد میاں غلام حیدر خالصاحب ساکن ڈیرہ اسماعیل خان حال لنڈن۔

۱۵۳۔ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ زوجہ حیرولی محمد صاحب محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ حال لاہور۔

۱۵۴۔ محترم چوہدری محمد تقی صاحب ولد چوہدری حاکم علی صاحب آف سیالکوٹ۔

۱۵۵۔ محترمہ بلقیس اختر صاحبہ زوجہ ملک محمد عبداللہ صاحب آف بھیرہ ضلع سرگودھا

۱۵۶۔ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ زوجہ عبدالقدیر صاحب کراچی۔

۱۵۷۔ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مرزا سید محمد صاحب ساکن راولپنڈی۔

۱۵۸۔ محترم خواجہ نوراالحق صاحب بٹ ولد خواجہ عبدالحق صاحب بٹ گوجرہ حال چک 89/P.B ضلع بہاولپور۔

۱۵۹۔ محترم حافظ عبدالوہاب صاحب بلتستانی مربی سلسلہ احمدیہ ولد مولوی غلام محمد صاحب بلتستانی۔

۱۶۰۔ محترم ڈاکٹر صادق احمد صاحب بنگالی ولد محمد لیسین صاحب آف کنزی ضلع تھرپارکر

۱۶۱۔ محترم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ کراچی۔

۱۶۲۔ محترم چوہدری بشیر احمد صاحب ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب چک ۱۱۱/ب چھور ضلع شیخوپورہ۔

۱۶۳۔ محترم چوہدری عبدالرحیم صاحب ولد ماسٹر محمد مولاداد صاحب ربوہ حال کویت۔

۱۶۴۔ محترمہ سرور سلطان صاحبہ زوجہ باز میر خان صاحب ساکن بازید خیل پشاور

۱۶۵۔ محترم ڈاکٹر شاہ محمد صاحب ولد محمد حسین خان صاحب ساکن ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

۱۶۶۔ محترمہ حلیمہ بی بی صاحبہ زوجہ مرزا عبدالحفیظ صاحب ساکن نوشہرہ کینٹ ضلع پشاور۔

۱۶۷۔ محترم متقی محمد حسین صاحب ولد لدھا صاحب ساکن کراچی۔

۱۶۸۔ محترمہ غلام سکینہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد یوسف صاحب ساکن چکوال۔

حضرت حکیم نظام جان کے
مشہور دواخانہ پر
حکیم عبدالحمید اعوان
ہر ماہ کی ۵-۶-۷ تاریخ کو اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس
ربوہ میں حاضر ہوتے ہیں
خواتین کیلئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے
مشہور دواخانہ
مینیجر: نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ

بے بی ٹانک Baby Tonic قیمت ۸/-
بے بی گروتھ کورس BABY GROWTH COURSE ۲۵/-
چھوٹا قد کورس DWARFISHNESS COURSE ۱۰۰/-
باڈی بلڈنگ کورس BODY BUILDING COURSE ۴۵/-
تفصیلی لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ
فون: سیلز آفس: ۶۷۱
کلینک: ۶۰۶
رہائش ڈاکٹر: ۶۰۷

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت مولوی عطا محمد صاحب

حضرت مولوی عطا محمد صاحب یکے از رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۱ جنوری ۸۹ء کو وفات پا گئے۔ موصی تھے۔ اس لیے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ جنازہ مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھایا اور تدفین کے بعد دعا بھی انہوں نے کرائی۔ اللہ تعالیٰ محترم مولوی صاحب کو اپنے قرب میں جگہ دے اور ان کے درجات کو بلند سے بلند تر کرتا رہے اور لواحقین کو توفیق دے کہ ان کی نیکیوں کو زندہ رکھیں اور اس طرح ان کی روح کے لئے مزید اطمینان اور سکون کا باعث بنیں۔

میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے بلکہ پوری طرح ہوش سنبھالنے سے بھی قبل حضرت مولوی صاحب کو اپنے قریب پایا قادیان میں محلہ دارالفضل میں ان کا گھر تھا اور وہیں چند گز کا فاصلہ چھوڑ کر ہمارا گھر تھا بیت الفضل (دارالفضل میں) ابھی نہیں بنی تھی۔ تو حضرت چوہدری غلام محمد صاحب کے ہاں ایک کمرے میں نماز پڑھی جاتی تھی میں شاید سکول میں بھی داخل نہیں ہوا تھا وہاں نماز پڑھنے جاتا حضرت مولوی صاحب امامت کرواتے تھے۔ نہایت سریلی آواز اور گرجدار۔ گرجدار اتنی کہ دس بارہ گھر دور تک بھی انسان چاہے تو ان کی امامت ہی میں نماز پڑھ لے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ اس طرح پڑھی جا سکتی ہے۔ میں ان کی بلند آواز کا ذکر کر رہا ہوں۔ پھر بیت الفضل تیار ہوئی تو وہاں بھی بعض اوقات حضرت مولوی صاحب نماز پڑھایا کرتے تھے اس کے بعد تو پھر حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحب اس بیت الفضل کے امام مقرر ہو گئے۔

حضرت مولوی صاحب کی پڑھائی نمازیں ہمیشہ یاد رہنے والی چیز ہیں۔ خصوصاً قرأت اور آواز کی بلندی۔

عمر ذرا آگے بڑھی تو حضرت مولوی صاحب کو قادیان میں ہاکی کھیلتے دیکھا قادیان میں ہاکی کرکٹ اور فٹ بال اور کبڈی اور (میرو ڈبہ) عام کھیلے جاتے تھے۔ باہر سے ٹیمیں آتی تھیں اور میچ ہوا کرتے تھے ایک وقت میں محترم صاحبزادہ مرزا حمید احمد (جو اب اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں) ہاکی ٹیم کے کیپٹن تھے۔ اس ٹیم میں سید محمد عبداللہ صاحب۔ مرزا گل محمد صاحب۔ محمد اسحاق سیالکوٹی صاحب اور ایسے کئی اور بڑے اچھے اچھے کھلاڑی تھے حضرت مولوی صاحب کا شمار بھی اچھے کھلاڑیوں میں ہوتا تھا۔ اللہ کے فضل سے دراز قد تھے اور خوب طاقتور۔ ہٹ لگاتے تھے تو بال "کبھی بھول" نہ سکتا ہوگا۔ کہ کس نے ہٹ ماری ہے۔

یہ تو میرا حضرت مولوی صاحب کو دیکھنا تھا۔ مجھے انہوں نے دیکھا ربوہ آکر۔ یہاں دیکھا سے مراد جسمانی آنکھوں سے نہیں کیونکہ اس طرح تو انہوں نے قادیان میں بھی مجھے دیکھا تھا۔ یہاں اس صورت میں دیکھا کہ میں تقریباً بیس سال نائیجیریا میں سلسلہ کی اچھی بری جیسی بھی ہو سکتی تھی خدمت کر کے واپس آیا تھا۔ اور کسی حد تک اخبارات کے ذریعہ میرا نام متعارف تھا وہ اخبارات کے مطالعہ کے شوقین تھے اور اس طرح جانتے تھے کہ میں نائیجیریا میں کام کر چکا ہوں وہاں میرے ساتھیوں میں ایک ان کے داماد بھی۔ مکرم محمد افضل صاحب قریشی شاید اس وجہ سے میں اور بھی انکی نظروں میں آگیا۔ جب میں نے ماہنامہ تحریک جدید شائع کرنا شروع کیا تو میں اور بھی ان کے قریب آگیا وہ بنفسِ نفیس دفتر میں تشریف لاکر ملتے بھی کچھ اچھی سی باتیں بھی کرتے اور چندہ بھی ادا کرتے۔

کبھی کبھی پرانے پرچے بھی لینے تشریف لاتے اور یہ پرچے حاصل کر کے بہت خوش ہوتے۔

آہستہ آہستہ میرے لیے ان کی شفقت بڑھنے لگی اور پھر جب بھی اور جہاں بھی ملتے معانقہ کرتے اور بلند آواز سے میرے لیے اور جماعت کے دیگر کارکنوں کے لیے دعائیں کرتے۔

جب کچھ عرصہ نہ مل سکتے تو میرا پوچھتے اور ملاقات پر اس کا ذکر کرتے۔ تعزیت کیلئے انکی بیٹی کے گھر گیا تو ان کے داماد نے بار بار کہا کہ آپ کا اکثر ذکر کرتے تھے اور نہایت پیار سے ذکر کرتے تھے۔ تعزیت کے بعد واپس لوٹ رہا تھا تو عزیز شعیب مل گئے۔ یہ ان کے نواسے ہیں کہنے لگے ہمارے لیے دعا کریں ہم اپنے نانا جان کی دعاؤں سے محروم ہو گئے ہیں۔ میں نے سوچا ان کی دعاؤں سے تو میں بھی محروم ہو گیا۔ پھر مجھے حضور پُرنور کا وہ خطبہ یاد آگیا جو حضور نے حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی وفات پر دیا تھا اور جس میں فرمایا تھا کہ دعاؤں کو کوئی ساتھ نہیں لے جاتا اگر ہم اپنے آپ کو ان دعاؤں کا مستحق بنائیں تو وہ دعائیں ہمیں ملتی ہی رہتی ہیں۔ یہی میں نے عزیزم شعیب سے کہا۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولوی صاحب کے درجات کو بلند فرماتا رہے۔

(نسیم سیفی)

خبریں

★ـ چوہدری ظہور الٰہی کے مقدمۂ قتل میں پھانسی پانے والے عبدالرزاق جھرنا کے وکیل مسٹر نفیر احمد ملک ایڈووکیٹ نے ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ رزاق جھرنا کے خلاف قتل کے مقدمہ کی سماعت تین ماہ تک کوٹ لکھپت جیل میں ہوتی رہی۔ ملٹری کورٹ کے سربراہ بریگیڈیئر اعجاز احمد نے جھرنا کو بری کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس پر وہ ملٹری کورٹ ختم کر دی گئی۔ اور ایک نئی عدالت نے جس نے مقدمہ کی سماعت بھی نہیں کی تھی، جھرنا کو موت کی سزا دے دی۔ واضح رہے کہ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے سارک سربراہ کانفرنس کے موقع پر اس کیس کا ذکر کیا تھا۔ نفیر ملک نے کہا کہ جھرنا کی وصیت اور ان کے خطوط ان کے پاس محفوظ ہیں جو وہ عنقریب بے نظیر بھٹو سے ملاقات کر کے ان کے حوالے کریں گے۔

★ـ آٹھویں آئینی ترمیم (جس کے ذریعے مارشل لاء کے اقدامات کو تحفظ دیا گیا تھا) کو ریفرنڈم کے ذریعے منسوخ کرنے کے سوال پر مختلف ماہرین قانون نے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ جسٹس ریٹائرڈ خالد محمود چوہدری نے کہا ہے کہ اگر صدر ریفرنڈم کے ذریعے منتخب ہو سکتا ہے تو آٹھویں ترمیم بھی ختم ہو سکتی ہے۔ سید افضل حیدر نے کہا ہے کہ ریفرنڈم صرف قومی اہمیت کے معاملات پر کرایا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر پرویز حسن نے کہا کہ ریفرنڈم طریق غیر آئینی ہے

★ـ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد صاحب نے کہا ہے کہ ہم نے آٹھویں ترمیم کی ڈٹ کر مخالفت کی تھی اب اس کے خاتمے کے مخالف ہیں۔

★ـ وفاقی وزیر عدل و پارلیمانی امور سید افتخار گیلانی نے کہا ہے کہ ریفرنڈم سے آٹھویں آئینی ترمیم ختم نہیں ہو سکتی لیکن عوامی رائے کا فیصلہ حاصل کرنا ضروری ہے۔

★ـ موجودہ مالی سال کی پہلی ششماہی میں پاکستان کا تجارتی خسارہ ۲۰ ملین روپے سے زیادہ ہو گیا۔

★ـ چک ۹۹ ع شمالی سرگودھا کے نمبردار چوہدری ناصر احمد گورایہ اور ان کی ہمشیرہ کار کے حادثے میں جاں بحق ہو گئے۔ ربوہ جاتے ہوئے احمد نگر اور لالیاں کے درمیان پیچھے سے آنے والا ایک تیز رفتار ٹرک ان کی کار سے ٹکرا گیا۔ جس سے دونوں بہن بھائی موقع پر ہی دم توڑ گئے۔

★ـ منتخب امریکی صدر جارج بش نے کہا ہے کہ یہ امر خوشی کا باعث ہے کہ روس نے اپنے کیمیاوی ہتھیار تباہ کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ بھی اپنے کیمیاوی ہتھیار تباہ کرنا شروع کر چکا ہے۔

★ـ امکان ظاہر کیا گیا ہے کہ پاکستان اور بھارت سیاچن کے علاقے میں لائن آف کنٹرول قائم کریں گے۔ اور فوجیں واپس بلا لی جائیں گی۔ اس کے علاوہ پاک فوج سرحد سے فوجیں بھی کم کر دی جائیں گی۔

اگر خدا تعالیٰ کی توحید کا نرا زبانی ہی اقرار موجود ہو تو کچھ فائدہ نہیں بلکہ یہ حصہ زبانی اقرار کی بجائے عملی حصہ کو زیادہ چاہتا ہے

انفلوئنزا ٹیبلٹس
INFLUEZA TABLETS
پیکنگ ۱۰۰ ٹیبلٹس قیمت ۱۰/-
لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون سیلز آفس: ۱۷۷، کلینک: ۶۰۶ رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
۰ـ ہمدردانہ مشورہ
۰ـ اور قابل اعتماد اصولی علاج کیلئے
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
گولبازار ربوہ
پوسٹ بکس نمبر ۶ فون نمبر ۶۳۴
مکمل فہرست ادویہ مع جنتری مفید طبی معلومات پر مشتمل مفت طلب فرمائیں